

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ
 الا بالبر والحق

البراهين القاطعة



ظلام الاجوار الساطعة

المقام

بِالْبَلَدِ الْأَمِينِ الْوَاضِحَةِ



كَرَامَةُ الْمَوْجِبِ مِنَ الْمَوْلُودِ وَالْفَائِزَةِ

۱۰ حضرت بقیہ سلف عجلۃ الخلق اس اعتماد و الحوذ میں تاج العلماء الکاملین جناب علامہ رشید احمد رضا لکھنوی سے

والله اعلم

اردو زبان الیم کے بانی و مؤلف کا یہی ہے۔

برائین قاطعہ : مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت : صفحہ ۵۵، جس میں پہلی عبارت :

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا : ”مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔“ (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں ”اصلے ندارد“ فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں، دیکھتے کتاب مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۰۰، جوابش آنت کہ اس سخن اصلے ندارد۔“

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو ص ۵۲)

خط کشیدہ دوسری عبارت میں ہے :

”شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ“

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مؤلف ”انوار الساطعہ“ کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مؤلف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے، تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روتے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لیے ایسا علم جو محیط روتے زمین ہو ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جاتے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایسا علم

ماننا شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لیے علم محیطِ دُستِ زمین کے اثبات پر کونسی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے یہی وسعتِ علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی جبکہ شیطان کے لیے یہی وسعتِ علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کمال میں نیچا دکھانا کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟

اس سے قبل براہین قاطعہ کے ص ۶ کا عکس ملاحظہ ہو۔ خط کشیدہ عبارت جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے امکانِ کذب کا قول کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ خلف وعید امکانِ کذب ہے۔ حالانکہ قیامت میں خلف وعید بالفعل متحقق ہے جس سے ان کے نزدیک کذب بالفعل متحقق ہونا ثابت ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بالفعل کذب کا صدور ماننا کفر ہے۔

نوٹ:۔ براہین قاطعہ کے ص ۶ - ۵۵ کے عکس میں یہ خیال رہے کہ صفحہ میں

درمیانی خط کے نیچے براہین قاطعہ ہے۔ اور اوپر انوارِ ساطعہ۔

تابشِ قصوری

وہ جائز نہ ہو اور نہ ناجائز وہ بات ہرگز محققین کامل کے نزدیک مسلم نہیں واضح ہو کہ یہاں تک سوال فتویٰ انکار کی شریعت لگتی ہے
اُسی کے جوابات جو مفتی صاحبوں سے لگے ہیں اس کی تردید کرتے ہیں۔ اور دوم میں یہ لکھتے ہیں کہ اولیٰ غلط جواب واضح ہو کہ
اُس سوال کا جواب اولیٰ میں لکھ دیا گیا پھر اصحاب دیوبند سے اُس پر مہر لگا گئی وہ یہ ہے جواب فتویٰ انکار کی انتقاد
مختل میلاد اوقیام وقت ذکر بیادین حضرت مسیح علیہ السلام کے قرون ثلث و ثبوت اس پر ہوا پس یہ بدعت ہے اصل مذلتیاس
ہر روز عیدین وغیرہ میں انجیل و عیسوی میں ناکہ رسوہ ہوا اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ نیابت عن اللہ تعالیٰ نہیں ان امور مرقومہ
سوال کے رشتہ میں نہ عقار کو دیکھ تو ابید سنا پانا اعداء و اعداء استغفار کرنے میں کامیاب ہوئے اور ایسا ہی حال وہیم سویم جملہ وغیرہ
اور قرآن آیت اور چوں کہ رشیدیہ وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے غلامیہ کہ بدعات غیریات نہ پسند شو ہیں
البتہ حرف آخر ثناء انبیا و اولاد و اہل بیت علیہم السلام و اہل بیت علیہم السلام کی تو میں اعداء و پروردگار کے بیان کرتا ہوں ان امور نامصواب کہ جو اس جواب میں
ہیں واضح ہو کہ اس جواب پر پہلی کے تین صاحبوں کی مہر ہے الیٰ غرض حنفیہ شریعت حسین یہ مناسب ہے میں غیر مقلد میں سب
ان کو جانتے ہیں ان کا یہ جواب لکھا کہ تمب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس قسم سے کسی کے تلخ ہو گئے مدرسہ دیوبند کے
طلباء اور مدرسین کی باخبر ہر چند کہ مستحق ہیں ایسے ایسے مفتی لگانے سے ایک صاحب کی عبارت ہے کہ ہذا مسئلہ جواب صحیح
حسن علیٰ علیہ السلام بسمان علیہ السلام ان مفتی صاحب کی دیکھ کے قابل ہوا اور فصاحت و بلاغت تذکرہ میں لکھو کے دکن و بنگالہ
کی تہذیب تعریف مسئلہ کی تائید و تکریم جواب کی تذکرہ صبر کی تائید پھر مسئلہ میں سوال سبدا اور جواب صحیح کی خبر سوال کی غیر جواب کی کیا گستا
جو کر رہیں خیر ہم کو ان صاحبوں میں کسی کی کج تعارض نہیں الا سوالیٰ کہ یعقوب صاحب کہ اس مدرسہ کے مدرس تال میں ہیں جو کہ انصاف سے

اول سے عقد فہامی کو خطبات مکتوبہ سے کہ خطبات جملہ پندرہ مثل ملو کے قاری کر کے اس کی خطبات جملہ کو واضح طور پر نمایاں
دیا نہ کر دیا۔ قول۔ نور دوم المذاہل۔ اس میں مولف نے جواب غلط نقل کیا ہے جو اس کے کہ اپنے ملک کے فرقہ گشت بھی
ہیں کہ اُس کے جواب کی ضرورت نہیں لام مولف کا تو فہام میں ہی خوب منور ہو چکا قول۔ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ
ہے المذاہل حسن علی نام کافی مدرسہ دیوبند میں نہیں بشتا ہے نہ مدرسہ سے آجنگ کی کجیات موجود ہیں دیکھ لو مولف کو
تکرار دیوبند کے مدرسہ پر جس کو نا مقصود ہے تو اس کی طرف من کرنا کہ جس کا نامہ پوشرم کی بات ہے من تعالیٰ فرما ہے ان بعض
بعض انشور۔ پھر خواہ خواہ حسن علی کو دیوبند کا مدرسہ یا طالب علم قرار دے کر بعض ایسی طرہ سے نہ لکھا کہ قدر خطبات ارجح تو اسے
کے ہے اور جو تو ہیں مدرسہ کی طرف من کرنا کہ ایسے ایسے صاحبین سے کہیں نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کہ علم ہے اگر کچھ جسم
خدا اور مولف کو ہے تو اسے اعداء دیکھ اس غیر کہ گاہی ہیں یہ آئندہ کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پائیدار بہت ہے
کہ صد ہا عالم یہاں سے بڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو خطبات و خطرات سے نکال دیا جس کے ایک صاحب نے لکھا کہ عالم علیہ السلام کی زیارت کیا
خواب میں مشرف ہوتے تو ان کو کہہ دیں حکام کرنے دیکھ کر چچا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آئی آپ تو عربی ہی فرمایا کہ جس کے علماء
در مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان لگئی سبحان اللہ اس کو کہہ دیں مدرسہ کا علم ہوا پس میں کا ترجمہ عن اللہ عز وجل ہوا

اور آدمی مہلت میں ہر جگہ ملک الموت موجود ہے اور مشکوک ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سرہانے ہوتا ہے مگر اس کے گل اور کافر کے
 اس کے حدیث میں ہے اور قاضی شمس الدین نے تذکرۃ الموت میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت
 رسول اللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں ہے جہاں یا بد آدمیوں کا جھگڑا ہو یا بھڑکے ہوئے آدمیوں کا جھگڑا ہو یا بھڑکے ہوئے آدمیوں کا جھگڑا ہو
 ہر جگہ بڑے کو ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اپنے گھر میں قتل ہو جائے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے اور
 ملک الموت علیہ السلام کو ایک فرشتہ مقرب ہے اور شیطان ہر جگہ موجود ہے اور تمام کے مسائل میں ملک الموت کو شیطان اور آدمیوں
 کے ساتھ ان کو رہنا ہے اور اس کا جیسا آدمی اس کے ساتھ عزائم کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شہادت میں لکھا ہے کہ شیطان تمام
 دنیا میں اس کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے چاہا بعد اس کے لکھا ہے شیطان علی ذلک ضابطہ ملک الموت علی نظیر ذلک
 یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا اور شیطان کو علامہ
 اب عالم ایسا مضمون میں اس کی مثال سے کہ کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادی دنیا کی گھیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو نہ چو
 پاوے گا اور سورج کو بھی پاوے گا پھر اللہ کے کوئی ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود ہے تو ہاں قاعدہ سے
 چلے وہ کافر ہر جاوے گا اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حال کی تحقیق یہ ہے کہ وہ مشرب ہے وہ کافر خاصہ مسلمان ہے پس اس

حضرت خضر کو علامہ اس سے زیادہ پر قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ تھا تو وہ حضرت خضر مقتول کی برابر اس علم
 کا شرف کو پیدا کر سکے جس کا کتاب و ماہتاب کو جو اس ہیست وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو وسعت علم اور
 اس کا حال مشاہدہ اور انصاف قطعی سے معلوم ہوا اب اس پر کی افضلیت قیاس کر کے اس میں بھی شش یا زائد اس مقتول ہونا بہت
 کی کسی عاقل کی علم کا کام نہیں اور تو عقائد کے مسائل قیاس نہیں کر قیاس کو ثابت ہو جاوے بلکہ قطعی میں قطعیات نصریح
 ثابت ہوتے ہیں کہ خبر و احادیث یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مولف قلعیات سے اس کو ثابت
 کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس قاعدہ سے عقیدہ خلق کا اگر قاعدہ کیا جائے تو کب قابل التفات ہو گا اور میرے قرآن و
 حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہو پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب عقل و کثرت کا مردود ہے گا خود خضر عالم
 علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اور شیخ الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ خضر و ابراہیم کے کچھ علم
 نہیں اللہ جل جلالہ کا مسئلہ بھی بحر انوار و فہم کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان گھر چاہتے
 ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل میں تو مؤلف سب مہم میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی زیادہ

علمی عیب بزرگ خود ثابت کر دے اور مؤلف خود اپنے زعم سے کہتا ہے کہ اکل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو گا اعلم من
 الشیطان ہو گا معاذ اللہ مؤلف کے لیے عقل پر بھی ہوتا ہے اللہ ہی ہوتا ہے کہ ایسی تلافی بات سن کر نہ ہو لگانا کہ قدر
 اور انہ علم و عقل ہے ہواصل طور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم عظیم زمین کا خضر عالم کو خلاف نفس من قطریہ
 بلکہ اصل قیاس قاعدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس کو ثابت
 ہوں اور عالم وسعت علم کی کوئی نفس قطعی ہے کہ جس سے تمام نفس کو نہ کہے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور نہ اس کی تخریب تہذیب

و اینکه بجانبین بود و حالت روزمره است اکثر نظر آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم ملاحظه بود یعنی نظر کردن گوشه چشم که در جانب صد غمت آنگاه در جانب بنی است از ساق و باقی میگویند و این از غایت عباد و قنای بود چون التفات میکردی نگریست چپ است بنام پرگشت و از دیدن نظر دیگران دیدن عشق الکفافی نمود که از عادت سبکدان کم بکاران است و نظری در پیش روی و پس پشت یکسان بود در احادیث صحیح آمده است که پیغمبر یاری گفت بخت کنید از من غایت و سجود که من می بینم شما را از پیش پس یکسان پوشیده نیست بر من کج بود شما حقیقت این روایت را خداوند که مگر بنده حقیقت تمام احوال شریف آن حضرت صلی الله علیه و سلم این چنین است که بکن آن خوان رسید و در عمری در آن بجهت علم تاویل مشایهات از و آنچه تمیاس عقل و نظر علم میتوان گفت برین تفصیل است که این روایت بصری است یا روایت عقلی و به تقدیر مخصوص است بحال صلوة که محل انکشاف تمام و موجب دنیا و نور است یا عام است تمام احوال و اوقات را و اگر روایت بصری است پس چشم است که در سر است یا پرده و کار حق تعالی قادر است که قوت بصری در هر چه و بدن پیدا آید و از ابعاد آن حضرت بطریق ایجاد مقابل شرط نبود و بعضی گفته اند که در میان کتب آن حضرت و چشم بود مانند سوراخ شدن که انصاری که آن را نمی پوشید از اجامها یافت و این جماع منطقی شد در حایط قبله چنانچه در آئینه پس مشاهده می کرد و انکشاف ایشان را ازین دو سخن غریب است اگر در وقت صحیح ثابت آید اما وجه قنای و الا محل نزاع است گفتند اند که بنا بر صحیح ثابت نشده است و اگر روایت عقلی مراد است پس آن علمست بطریق وحی و اعلام و کشف و الهام و گفتند اگر صواب است که چنانکه قلب شریف آن حضرت را صلی الله علیه و سلم احاطه و وسعت در درک و علم استقولات از حدیج این لطیف و از انبیا احاطه و درگاه محسوسات خشیدهند و جهات حد را در حکم حکمت گردانیدند خداوند علم و این جای اشکال می آید که در بعضی روایات آمده است که گفت آن حضرت صلی الله علیه و سلم که من نمیدانم آنچه در پس این دیوار است و این است که این سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نشده است و اگر باشد گفتیم که آن انکشاف مخصوص بحال نماز است و اگر عام است موقوف با اعلام الهی و خلق است و علم را چنانچه در سایر سیفات است و الالات می کنند بدان حدیثی که واقع شده است که یکبارگی ناذ آن حضرت صلی الله علیه و سلم گم شده بعضی منافقان گفتند که نمیدانم خبر از آسمان رسید و در نمی یابید که ناذ او کجاست چون این سخن منافقان بدان حضرت صلی الله علیه و سلم رسید گفت من نمیدانم و در نمی یابم گرانچه با نماند و در یابا: مرا چه در کار من است که تحقیق راه نمرد مرا چه در کار حق تعالی بران ناذ که کسی در موضع است چنین چنین بنده مشرعه است بهاروی در درختی پس رفتند آنجا و یافتند و چنانکه خبر داده بود پس آن حضرت صلی الله علیه و سلم نمی یابید گرانچه در یابا: و مرا چه در کار بتبارک تعالی خواه در نماز باشد یا در غیر آن فلا اشکال آماح شریفی صلی الله علیه و سلم در حدیث آمده است که آن حضرت صلی الله علیه و سلم گفت که من بهیم چیزی نمی بینم شاید شنوم چیزی که نویسم شما من می شنوم الطیط آسمان را و الطیط اهل بالان و کواکب شکم نمی آید و او را شکر کرده اند از او گویند و فرمودند و او است که همان را



۱۰۵